

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۸ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ مع محصول ہے

نمبر ۴۴ - جلد ۳ | لودیانہ ۴ - نومبر ۱۸۷۵ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ہیتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳۲ - چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوتھر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہیتھ اُنکے قائمقام ہوکر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنہیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں صاحبان ہل اور ہیتھ نے مدت سے اشیاء کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہو اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیاء کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب خرید کر بحفاظت تمام بند کرکے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہے پادری صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہے کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کریں +

صاحبان ہل اور ہیتھ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکاٹ اور دیلور اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں۔

جو صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کرسکتے ہیں +

سُنائے ہیں باپ دادوں نے / اور سُنے بیٹے کانوں سے
خدایا سابق وقت کے کام / اور تیری قدرت کے نظام
کلیسیا کی سلامتی / ذاتیں غیر قوموں کی
اور غلبہ کلام اللہ کا / کمال تعریف کا باعث تھا
وے رب میں فخر کرتے تھے / ساتھ بندوں کی پاک مجلس کے
وے کرتے تھے سرود سرور / اور فضل سے بھی تھے معمور

بقیہ - صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

بقیہ مالیر کوٹلے والوں کی گفتگو

خدانخواستہ اگر ہندوستان میں کسی قسم کا غدر یا فتور برپا بھی ہوگیا اور انگریزوں کو اس ملک سے بھاگ کر بندرگاہوں کی طرف جانا پڑا تو مت سمجھنا کہ ہم تم گھر میں تیس مارخاں بنکر امن چین سے بیٹھے رہینگے نہیں بلکہ انگلستان کے لئے اسکا ایک اشارہ کافی ہوگا اور تم دیکھ لوگے کہ وہاں سے کسقدر لشکر ونکے لشکر بحری اور بری ایکہی دفعہ ٹوٹ پڑتے اور ہندوستان میں قیامت پر قیامت مچادیتے ہیں سب کوئی جانتا ہو کہ بحری طاقت میں آج کوئی بادشاہ انکا لگا نہیں کھا سکتا اور جب کراچی بمبئی مدراس اور کلکتے کے بندر اُنکے لئے کھلے رہے تو پھر ہندوستان اُنکے ہاتھ سے کون چھوڑائیگا - ہوا سے باتیں کرنے والے جنگی جہاز جنکو مین اوف وار کہتے ہیں جھٹ صلح خانی اور مسلح سپاہیوں سے لیس ہوکر تمین دن کے اندر اندر

ہندوستان کے گرد محاصرہ کر سکتے ہیں اور ہندوستانی پلٹنوں کو جو انہیں کے ہاتھ کی کھڑی کی ہوئی اور تعلیم یافتہ ہیں اور اب مینڈک کی طرح اپنے آپ کو کچھ سمجھکر اچھلنے کودنے لگ گئی ہیں آنکھ کی ایک جھپکی میں خاک تو وہ کر ڈالینگے اُسوقت بتلائیے کون اُنکو مونھ دکھا سکیگا اور کسکی آنکھ کھلنے پاویگی۔ بھائی انصاف کی نظر سے دیکھو تو انگریزوں کے ہونے میں ہمارے لاانتہا فائدے ہیں اور اُنکے قیام نے ہندوستانیں ابھی وہ طول نہیں کھینچا کہ جس سے کل فائدے جو ہمکو ملنے تھے ملگئے ہوں۔ آپ نے بھی بہت سے لشکر دیکھے ہونگے اور یہہ میاں یعنے ابو منصور تو بہا جنگی نوکری کرتے آئے ہیں دونوںمیں سے کوئی صاحب بتلاؤ کہ ابتک کسی ہندوستانی گولنداز نے گولے توپ کا علم بھی سیکھا ہے کون جانتا ہے کہ توپ کا مونھ کتنا اونچا رکھنے سے کس جگہ گولہ پڑتا ہے یا گولہ کا اتنا وزن رکھنے سے فلانی جگہ پڑیگا غرض عام سلح خانہ کا گولے گولیوں کا بنانا جو لڑائی کی جان ہیں اور تھیلیوں وغیرہ کا باندہنا اور اُنکا پورے وزن سے استعمال میں لانا کسکو آتا ہے اور نہ انگریزوں نے ابتک اِس علم کو وسیع کرنا مناسب سمجھا ایسا ہی ایک اور بھید ہے جو ابتک ہندوستانیوں پر کھلنے نہیں پایا یعنے ہلے کے وقت قلعہ پر زینوں کا ڈالنا جنکے وسیلے سپاہ کے دستونکے دستے ایک ہی دفعہ اوپر چڑھ جائیں یا قلعونکے گرد اگرد کی کھائیوں پر ایک آن میں ٹٹی وغیرہ کا پل باندہنا جسکے اوپر سے غٹ کے غٹ آدمیوں کے گذر جائیں یہہ سب حکمتیں ابھی تک انگریزوں نے اپنے ہاتھ میں رکھیں ہیں اور علم مثلث کا عمل یا ارتفاع اور فاصلے کا تجربہ کسی غیر تک نہیں جانے دیا۔ میاں یہہ ہندوستانکی نہایت خوش قسمتی سمجھو کہ ایسے کامل اُستاد اُنکی سرپرستی کر رہے ہیں اور اپنے ہنر سکھلانے میں بھی اگر کوئی سیکھنے والا ہو تو چنداں بخل نہیں کرتے ہملوگوں کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے ارادت دلی کے ساتھ ان سے کچھ سیکھیں اور جب اُنکی شاگردیمیں کامل اُستادوں کی لیاقت پیدا کر لینگے اور اُنکی نظروں میں بخوبی جچنے لگ جائینگے تو وہ خود ہمارا ملک ہمارے ہاتھ میں چھوڑ اپنا آپ راستہ لینگے مگر یہہ یاد رکھو کہ ہمارے تمہارے نکالے سے تو کبھی نہیں نکلتے ✣

وزیر علی بولا آپ کے وثان قند میں ان سب باتونکو تسلیم کرتا ہوں مگر گستاخی معاف آپ ابتک بات کی تہہ کو نہیں پہونچے اگر پہونچتے تو انگریزوں کا اس ملک سے نکلنا محال نہ سمجھتے۔ میاں یہہ لوگ اس ملک میں پردیسی ہیں اور یہاں کے نشیب و فراز اور ہمارے داؤ پیچ سے محض ناواقف الگ الگ چھاؤنیوں میں رہتے ہیں اور کسیطرح کی مضبوطی نہیں رکھتے سو ہماری طرف سے اگر ذراسی چھیڑ چھاڑ بھی ہوئی تو دیکھہ لینا کہ اسیوقت کمبل جھاڑ اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ اپنے وطن کی راہ لینگے پھر اُنکے بنگلے اور مکانات رخت اور آلات لشکر اور خزانے مع اور رکنائیں گھوڑے اور گاڑیاں گولے اور گولیاں میگزین اور باروت خانے غرض سب سامان بنے بنائے نہ ھینگ لگے نہ پھٹکری بیٹھے بٹھائے ہمارے ہاتھ میں آ جائینگے اور برسوں تک خرچ کرنے سے ختم نہیں ہونگے باقی رہا ولایت کی امداد سو ہمارا انتظام ہی ایسا ہوا ہے کہ جس سے ایک ہی رات میں ان سب کا جھگڑا چک جائیگا یہاں تک کہ کوئی فرد جہاز پر لات دینے والا نہیں بچیگا اور بالفرض اگر بچ بھی گیا تو جتنے دن اُسکو وہاں جانے سامان جمع کروانے اور اتنی دور بھیجنے بھجوانے میں لگینگے اور اُتنے عرصے میں ہم اُدھر مطلع صاف کر اپنے پاؤں خوب جما لینگے اور ایسے جمینگے کہ پھر ان آپ اوکھڑوں ہوؤں کے لیئے ہمارا اوکھاڑنا آسان نہیں ہوگا

منصور بولا سچ ہے ابھی ان لوگونکا فرنگیوں سے معاملہ نہیں پڑا اور تبھی مچل مچل کر باتیں بناتے ہیں ہاں جن لوگوں نے ان میٹھی چھریونکی دھاریں اُٹھا لیں ہیں اُنسے پوچھا چاہیئے مدت تک ہندوستانی فوجیں انکے ظلم اُٹھانے اور جان پر سہتی رہیں اب جو ناک سے چلکر مونھ تک نوبت آ پہونچی تو لاچار اُنکو بولنا پڑا اور اسیواسطے اتفاق کر لیا ہے کہ جب تک مونھ میں ڈالنے کو دانہ پانی میسر ہوتا رہیگا تب تک یہہ کارتوس دانت سے نہیں کاٹینگے یا جب تک قطرہ بھر خون بدن میں باقی ہے تب تک ہتھیار ہاتھ سے نہیں چھوڑینگے میاں اتفاق بڑی بلا ہوتا ہے ع دو دل یک شود بشکند کوہ را

اتفاق کا نام سنتے ہی بختیار ہنسی میں لوٹ لوٹ کر بے اختیار ہو گیا اور اپنے آپ کو تھام کر بولا بھائی آپ بھی غضب کرتے ہیں ہندوستان کا نام اور پھر اتفاق یہہ آگ پانی کا میل کیونکر ممکن ہوا سکا تو پھر کبھی نام نہ لیجیئے اور یہہ بتائیے کہ عیسائیونکی نسبت جو جو خیالات آگئے اس ملک میں سالہا سال سے پھیلے ہوئے تھے وہ اب



کہاں گئے مسلمانوں کے یہاں قرب قیامت کی یہہ ایک
علامت گنی جاتی تھی کہ سوا سرزمین بیت اللہ شریف کے
اور سب جگہوں میں نصارٰی ہی نصارٰی ہوجاوینگے
اور باقی سب قومیں تا ظہور مہدی الزمان انہیں
کے مطیع فرماں رہینگے - عیسائیوں کی بائیبل تو پھر
ایسی باتوں سے سرتاپا بھری ہوئی ہے اور صاف
پکار رہی ہے کہ عیسائیوں کی سلطنت تمام روئے
زمین پر پھیلیگی بت پرستی کا نام و نشان تک نہیں
رہیگا حقیقی عرفان کی طفیل دنیا کے علم اور اخلاق
میں بڑی بڑی تبدیلیاں واقع ہونگی اور
جیسا باران رحمت آسمان سے نزول ہو کر زمین
کو سیراب کرتا ہے ویسا ہی راستی اور صداقت دنیا
کو سرسبز کریگی - مدت سے یہودی علما اور فضلا کا
بھی یہی خیال ہے کہ ہماری بادشاہت مسیح کے وقت
میں پھر دوبارہ قایم ہوگی اور ہمارے لوگ جنکو روئے
زمین پر چپہ بھر جگہ بسنے کو نہیں ہے اور غریب الوطنی
میں بطور تاجروں کے زندگی بسر کرتے ہیں اسی
سلطنت میں اگر عیسائی ہوجاینگے اور انکی
بازگشت جو ایک عجوبہ بلکہ معجزہ سے کم نہیں ہوگی
تمام غیر قوموں کو ایک ہی دفعہ مسیح کیطرف جھکا دیگی
یہہ سب باتیں ابھی وقوع میں نہیں آئیں مگر تاہم ایک
کے پیچھے ایک پوری ہوتی جاتی ہیں اور نصارٰی
کا قدم دن بدن آگے بڑھتا جاتا ہے - نصارٰی صرف
انہیں انگریزوں سے مراد نہیں بلکہ ۲۲ ٹوپیوں
میں سے کوئی کیوں نہ ہو خواہ روسی ہوں خواہ
فرانسیسی خواہ جرمن اور خواہ پرتگیزی غرض غلبہ
اس قوم کا ضرور ہے مسلمانوں کی بڑی سے بڑی
سلطنت آج روم ہے اور اگر فرانسیسی اور انگریز
مدد نہ کرتے تو وہ شہنشاہ روس کا ایک لقمہ ہو چکی
تھی ایران تو پھر آگے سے ہی روس کی رفاقت
بلکہ اطاعت کا دم بھر رہا ہے غرض مشرقی ایشیاء
کے سوا اور کوئی ملک نہیں جو انگریزوں کی فرماں
برداری یا تعلق سے باہر ہو ان باتوں سے صاف
ثابت ہے کہ نصارٰی کا غلبہ خود خداوند تعالیٰ کو منظور
ہے ورنجائے خود ہمیں لوگ یقین کئے بیٹھے ہیں کہ
امام مہدی کے آنے سے جنکا تعلق کچھ کچھ مسیح
علیہ السلام سے ہے دنیا میں بیشک بڑی بڑی تبدیلیں واقع
ہونگی ہمارے پہلے کے لوگ اسی انتظار میں مرگئے
اور ہم بھی جب تک سانس ہے اسی آس میں بیٹھے ہیں
ہندو لوگ تو پھر کلجگ میں کلکی اوتار ہونیکا جسکی چھوٹ
نس کلنک ہے بات بات میں ذکر کرتے ہیں کہ اسکے
آنیسے سب جگ از سر نو قایم ہوگا اور پاپ سراپ
کا نشٹ ہو کر سب جگہ پن پرتاپ ہی نظر آئیگا
حقیقت میں یہہ سب باتیں صحیح معلوم ہوتی ہیں کیونکہ
زمانہ میں روز بروز نئی نئی تبدیلیاں دیکھی جاتی ہیں اور
اگر ہماری تمہاری زندگی چندے اور باقی ہے تو دیکھنا
کیا کیا کچھ نظر آئیگا مگر یہہ بات میری دل پر نقش کر
رکھنا کہ انگریزوں کو اس ملک سے نکالنا ہمارے
لوگوں کا کام نہیں ہے ہاں خدا اگر چاہے تو اسکے آگے
کچھ بات نہیں - اتنے میں گھسیا لعل نے پھر سر اٹھا
کر کہا کہ یہہ سب باتیں تو ہمنے سنیں مگر میرے
سوال کا جواب نہ ملا اب تک یہہ نہ کھلا کہ اس عظیم مہم کا
مدار المہام کون بنیگا وزیر علی نے رہ رہ کر جواب دیا
بھائی ذرا دم لیجیے اور بہت جلدی نہ کیجیے ہونے
کو تو سب کچھ ہو چکا ہے مگر بعض بھیدوں کا اخفا میں
رکھنا ہی مصلحت ہے تھوڑے دنوں کو خود دیکھ لوگے
کہ چھتر شاہی کسکے سر پر چھلتا ہے - بختیار نے ان کا
اصرار اور انکا تال مٹول دیکھ کر یہہ کہا ہے کہ بھائی
پنجاب بھر میں تو مجھے اس امر میں کوئی پیش دستی
کرنیوالا نظر نہیں آتا مرہٹے تھے سو انمیں اب کوئی
پیشوا اور نانا ہی نہیں بنگالیوں کی پوچھو تو انکو قانون
چھانٹنے کے سوا اور کوئی خیال ہی نہیں رہے
ہندوستانی سو وہ عورات کی طرح اپنے بناؤ سنگار
پر ہی مرے رہتے ہیں ایک ہاتھ سے بدقت گلی
دار پاجامہ سنبھالتے ہیں اور دوسرے سے رومال
گھماتے ہوئے شہر کی سیر کر چھوڑتے ہیں ان
بیچاروں میں یہہ مردانگی کہاں - یہہ بات سنکر سب کے
سب ہنسنے لگ گئے آخر رات بہت گذر جانیکے
سبب مالیر کوٹلے والے سلام بندگی کے بعد رخصت
ہوئے اور وزیر علی اور ابو منصور بختیار کے اصرار
پر کھانا کھانے بیٹھ گئے + باقی ہفتہ آیندہ

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضونکے جواب میں

اعتراضات درباب مسئلہ تثلیث و الوہیت مسیح
اور سب اہل اسلام کو معلوم ہے کہ قرآن شریف میں
بار بار لکھا ہے کہ توریت اور انجیل برحق ہیں اور
موجود ہیں اور قرآن سے خود معلوم ہوتا ہے کہ
اس زمانہ کے لوگ عیسیٰ کو خدا سمجھکے اس
کی عبادت کرتے تھے - لیکن انہوں نے یہہ
تعلیم بھی انجیل سے پائی اور اسمیں آجتک یہہ
تعلیم لکھی ہے اور جو عیسائی لوگوں کی تواریخ سے
واقف ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ مسیح سے ۳۱۸
برس پیچھے ایک معلم بنام ایریس پیدا ہوا تھا وہ

عیسیٰ کی الوہیت کا انکار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ صرف ایک مخلوق ہے۔ اگرچہ سب مخلوقات سے بہتر اور بڑا ہے پھر اُسکے بعد آجتک اُس کی مانند بہت کہتے ہیں کہ انجیل سچ اور برحق ہے۔ لیکن مسیح کو مخلوق جانتے ہیں باوجود اسکے یہہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ بیبل میں مسیح کا نام خدا خدا کا بیٹا وغیرہ لکھا ہے اگر کوئی یہہ پوچھے کہ مسیح نے کیوں کہا کہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔ اُسکا جواب یہہ ہے کہ مسیح باپ سے نکلا اور باپ کے پاس سے آیا اور پھر باپ کے پاس گیا۔ اور مسیح نے بھی فرمایا کہ خدا روح القدس کو میرے نام سے بھیجیگا اور وہ روح بھی باپ سے نکلتی ہے +

اِن آیتوں سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ دونوں یعنے روح اور مسیح خدا باپ سے نکلے ہیں۔ جس طرح سورج اور اُس کی گرمی اور اُسکی روشنی ایک ہیں۔ اور کوئی اُن کو جدا نہیں کر سکتا اور روشنی گرمی سورج کے پیچھے سے پیدا نہیں ہوئی جب سے سورج بنا ہے تب سے نور اور گرمی بھی بنی ہے۔ اور وہ ایک ہی کہلاتے ہیں مگر سورج اپنی روشنی اور گرمی سے تاثیر کرتا ہے۔ اسی طرح کا حال باپ اور بیٹے اور روح القدس کا کہ وہ ایک ہی ہیں مگر باپ بھی مسیح اور روح القدس سے سب کام کرتا ہے۔ اسلئے مسیح نے کہا کہ وہ مجھ سے بڑا ہے۔ پھر لکھا ہے کہ مسیح نے فرمایا کہ میں جہان کا نور ہوں۔ پھر لکھا ہے کہ وہ خدا کے جلال کی رونق ہے۔ پھر یہہ کہ وہ خدا کا کلام یعنے خدا کا ظاہر کرنے والا ہو جیسے سورج اپنی روشنی سے ظاہر ہوتا ہے اور اُسی سے تاثیر کرتا ہے ویسا ہی خدا اور مسیح سے ظاہر ہوتا ہے اور اُس سے تاثیر کرتا ہے۔ پس اُسکا یہہ کہنا بجا ہے کہ جسنے مجھے دیکھا ہے اُسنے خدا کو دیکھا ہے پھر دنیا میں ظاہر ہے کہ کسان زمین میں بیج بوتا ہے لیکن اگر گرمی نہ ہوتی بیج ہرگز نہ اُگتا ایسا ہی خدا کی کلام میں لکھا ہے کہ کلام دل میں بویا جاتا ہے اور خدا روح سے اُگتا ہے اور پھل لاتا ہے پس سورج گرمی اور روشنی باپ بیٹے اور روح القدس کا ایک خوب نمونہ ہے +

اگر کوئی بیٹے کے لفظ سے ٹھوکر کھاوے وہ دریافت کرے کہ اس لفظ کے کیا معنے ہیں۔ اکثر محمدیوں کا قول ہے کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا نے دوسرے خدا کو اپنی پشت سے مخلوقات کی مانند پیدا کیا یہہ بات بالکل ہماری عقل اور عقیدہ کے برخلاف ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح روح کے طور پر خدا کا ابدی بیٹا ہے یعنے باپ اور بیٹے کی ایک ہی ذات ہے۔ اور یہہ بھی سچ ہے کہ جبرئیل نے مریم کے پاس آکر کہا کہ تو پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُسکا نام عیسیٰ رکھنا۔ مریم نے کہا یہہ کسطرح ہوگا جس حال کہ میں مرد کو نہیں جانتی تب فرشتہ نے جواب دیا کہ روح القدس تجھ پر اُترے گی اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہوگا اِسواسطے وہ پاک چیز جو تجھ سے پیدا ہوگی خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلاویگی +

پس معلوم ہوتا ہے کہ مسیح دونوں انسانیت اور الوہیت کے طور پر خدا کا بیٹا ہے پھر اکثر پوچھتے ہیں کہ اگر عیسیٰ خدا تھا تو اپنے باپ سے کیوں دعا مانگتا تھا۔ واضح ہو کہ بیان کیا گیا ہے کہ مسیح باپ سے الگ ایک خدا نہیں بلکہ اِسلیئے خدا ہے کہ باپ سے نکلا ہے اور وہ باپ میں تھا اور باپ اُس میں۔ اور یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ عیسیٰ پر پوری انسانیت تھی۔ یہہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ وہ اپنے باپ سے جس پر انسانیت اور الوہیت موقوف تھی دعا مانگے۔ خدا بیٹے میں روح کی تاثیر سے معلوم ہوجاتا ہے۔ کوئی باپ کو نہیں جانتا اور روحانی طور پر اُس کی بندگی نہیں کر سکتا جب تک کہ بیٹے کو نہیں جانتا۔ جیسے کہ عیسیٰ نے خود کہا کہ کوئی بیٹے کو نہیں جانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا مگر بیٹا۔ اور وہ جس پر بیٹا اُسکو ظاہر کرے خدا ہم سبھوں کے دلوں کو نرم اور روشن کرے تاکہ ہم اس بھید کو جسکی پہچان سے ہمیشہ کی زندگی آرام اور خوشی ہے۔ بدل وجان قبول کریں۔ آمین +

محمدی یہہ اعتراض کرتے ہیں کہ انجیل میں لکھا ہے کہ خدا مسیح میں مجسم ہوا لیکن خدا بیحد ہے کسطرح وہ ایک آدمی کے بدن میں محدود ہوا۔ اور پھر یہہ کہ خدا مریم کے پیٹ میں جو ناقص جگہہ تھی کسطرح در آیا۔ دوسرے اعتراض کا جواب یہہ ہے کہ خدا ہر ایک جگہ خواہ پاک ہو خواہ ناپاک حاضر اور موجود ہے تو اُسکا مریم کے پیٹ میں در آنا اُس کے جلال اور عزت کے برخلاف نہیں ہے۔ قرآن اور تفسیر میں اِس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ خدا کا دیدار ہوگا۔ محمدی لوگ یقین کرتے ہیں کہ ایماندار لوگ بہشت میں جا کے خدا کو دیکھینگے +

باقی ہفتہ آیندہ

منقولات

بقیہ درس درباب تثلیث

پھر استفہام پر ہم صرف عرض مکرر کے طور پر اتنا کہتے ہیں کہ اُس قادر مطلق نے جسنے کہ ہمکو پیدا کیا ہی ہمکو از حد پیار کر کے اپنے کو اپنے پاک کلام میں یوں نہیں ظاہر کیا ہی - وہ موسیٰ کی طرح ہمسے نہیں کہتا کہ تو میرا جلال نہ دیکھہ سکیگا بلکہ اسکے برعکس وہ ہمسے یوں کہتا ہی کہ اے آدم کی خراب نسل میرے جمال کو دیکھہ کیونکہ میں محبت سے معمور ہو کے تمہارے نزدیک آیا ہوں اور تین نہیں بلکہ صرف ایک ہوں پر تمہاری خاطر اپنے کو یوں نہیں ظاہر کرتا ہوں - اسلئے یقین جانو کہ مسیحیوں کا معبود اکیلا اور زندہ معبود ہی - اور اسکی ذات بے مثال تثلیث فی الوحدت اور وحدت فی التثلیث پر موقوف ہی +

سویم موجودات تثلیث فی الوحدت کی نسبت آپ ہمیں کیا گواہی رکھتی ہی +

اسکی نسبت سامعین پر یہہ بات پوشیدہ نرہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام کے سوا موجودات میں بھی اپنے تئیں ظاہر و بیان کیا ہی اور جیسا کہ موجودات میں خدا کا بیان اور اظہار صرف کلام الٰہی کے وسیلہ سے بخوبی سمجھا جاتا ہی ویسا ہی جو کوئی اُن قوتوں کو جو موجودات میں ظاہر ہیں سمجھے اور مخلوقات کی صفتوں اور تاثیروں اور اُنکے ایک دیگر کے علاقوں سے خبردار ہو تو اس وسیلہ سے خدا کے کلام بعضے مطلب اور تعلیمیں اور زیادہ اُسپر واضح ہو جائینگی - پس تثلیث کی تعلیم کی نسبت بھی ایسا ہی ہی ہر چند کہ کثرتِ فی الوحدت اُس شخص کو جسنے اس مقدمہ میں فکر و محنت نہیں کی بیہودگی اور نا ممکن دکھلائی دیگی مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہی بلکہ ہر عقلمند نازک فکر اور ہوشیار شخص اس نکتہ میں ایک حکمت پاویگا بہ مصداق اس بیت کے +

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار + ہر ورق دفتریست معرفتِ کردگار + ہاں اگر کوئی کہے کہ تین ذات ایک ذات اور تین چیز ایک چیز ہو سکتی ہی تو وہ بڑا نادان ہی اور ایسی بات سراسر خلاف و محال ہی لیکن ہر ایک مسیحی جو مقدس کتابوں کے مضمونوں سے واقف ہو ایسی بات ہرگز نہ کہیگا اسلئے کہ ان کتابوں کے مضمون اس معنے پر نہیں آئے ہیں بلکہ صرف نسبت ثلاثہ ذات بہ ذات پر جو انجیل میں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بیان ہوئی ہی دلالت کرتے ہیں - اور وحدت میں اسطرح کی کثرت کا نمونہ مخلوقات میں پایا جاتا ہی کیونکہ نسبتِ ثلاثہ یا کثرتِ فی الوحدت اکثر موجودات میں ظاہر و عیاں ہی - اسلئے پوشیدہ نرہے کہ سارے موجودات خدا کے خیالوں کا اظہار اور بیان ہی جو عالم کی پیدایش میں ظاہر اور گویا مجسم ہو کر مرئی ہوئی ہیں اس ارادہ پر کہ آدمی اُنکو دیکھکر دیدنی چیزوں کی سیڑھی سے نادیدنی چیزوں کی سمجھکو پہنچے - اور اسلئے عالم فانی کا بندوبست عقلمند اور طالب حق کے لئے مکتب خانہ ہی جسمیں وہ عالم باقی اور روحانی کا اول علم سیکھتا ہی اور اگر آدمی گناہ کے سبب دور نہ ہوا ہوتا اور اُسکی عقل اسی دوری کی علت سے تاریک نہو جاتی تب البتہ اُسوقت آدمی موجودات اور اپنے باطنی فہم کے وسیلہ سے خدا کو اور اپنے تئیں بالکل پہچان لیتا اسطرح کہ لکھا ہوا کلام پھر اُسکو ضرور نہوتا لیکن اس محتاجی اور تاریکی کی حالت میں جسمیں آدمی گناہ کے سبب اب گرفتار ہی خدا کو اور اپنے تئیں فقط خدا کے کلام کے رہنمائی سے پہچان سکتا ہی اور تب وہ کلام کی ہدایت کے وسیلے سے موجودات کی چیزوں کو بھی خدا کے علم اور اُسکی پہچان کی نسبت بخوبی استعمال کر سکتا ہی اسلئے +

مخفی نرہے کہ موجودات کی ہر ایک چیز میں تین حقیقی نسبتیں ہیں جنپر اُس شی کا وجود مشتمل ہی یعنے **ذات** اور **صورت** اور **قوت** اور ظاہر ہی کہ یہہ تینوں نسبتیں ذاتی ہیں کیونکہ اگر کوئی اُنمیں سے ایک کو اپنی فکر میں اُس شی سے جدا کرلے تو خود وہ شی نیست ہو جائیگی - اور در حالیکہ مرئی چیزوں میں سے کوئی بغیر اُن نسبتوں کے موجود نہیں رہ سکتی تو محال ہی کہ کسی میں یہہ کثرت نہووے اور ہر چند کہ ہر چیز کا وجود قوت اور صورت کے علاقے سے ظاہر ہوتا ہی پھر اُسکا وجود اُن دونوں میں سے کسی پر منحصر نہیں ہی اور ایسے ہی نور یا آگ اصل ذات اور تابش یعنے چمک اور گرمی پر مشتمل ہی اور ہر چند کہ نور اور تابش اور گرمی کے درمیان حقیقی تمیز واقع ہی پھر حقیقت میں ایک ذات اور عنصر ہی اور روشنی اور آگ یا گرمی باوجودیکہ ذات کی نسبت غیر مرئی ہی پھر اُسکی تاثیر سب چیزوں پر ساری اور مجازی زندگی پر جاری ہی اسواسطے حاضر اور غایب خدا کے لئے ایک ظاہر نمونہ اور مثل ہی اور جسطرح کہ نور کی غیر مرئی و پوشیدہ

ذات اُس کی تابش کے وسیلے سے ظاہر ہوتی ہی اور اُسکی گرمی اثر کرتی ہی اُسی طرح منبع آفتاب خدا نے اپنے تأیں اپنے ازلی کلمے یعنے بیٹے میں بیان اور ظاہر کیا اور بیٹے اور روح القدس کے وسیلے سے فاعل ہی۔ اور وحدت میں ایک نوع کی تثلیث خود انسان میں بھی ظاہر ہی اِس نہج سے کہ انسان روح اور جان اور بدن پر مشتمل ہی اور ہر چند کہ اُسکے وجود میں یہہ کثرت موجود ہی تو بھی ایک ہی شخص ہی پھر انسانکا باطنی وجود ہستی اور علم اور ارادے پر مشتمل ہی اور انسان کا کلمہ فکر پر مبنی ہی جیسے خدا اُسکے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا لیکن کلمے میں بیان اور ظاہر ہوتا گویا صورت باندھتا ہی اور جب فکر متکلم ہوتا تو قوت جو فکر میں پوشیدہ ہی کلمے کے وسیلے سے ظاہر ہوکر دوسرے پر تاثیر کرتی ہی۔ پس اِن تمثیلوں سے ظاہر اور یقین ہی کہ موجودات میں بھی ذات الٰہی کی تثلیث کے بھید کا اشارہ ہوا ہی اور جو شخص اُن پر متوجہ ہوکے چشم بصیرت سے نظر کرے تو اُسپر ظاہر ہو جائیگا کہ وحدت فی الکثرت محال نہیں بلکہ ممکن ہی۔ اور اِسکے سوا محال ہی کہ وجود ذی عقل وحدت مطلق ہو کیونکہ ایسا وجود عقل اور علم سے خالی اور ارادے اور فعل کی قوت سے خارج نہیں کرسکتا اسواسطے کہ اگر انسان کو عقل اور علم اور ارادے اور کام کی قوت و قدرت نہوتی تو اسکی انسانیت نیست و نابود ہو جاتی۔ پس ظاہر ہی کہ انسان اور ہر ذی عقل کا وجود وحدت محض نہوگا بلکہ چاہیئے کہ ایک نوع تثلیث پر مشتمل ہو یعنے لازم ہی کہ اسمیں ہستی اور ہستی کا علم اور ارادہ و فعل کی قوت ہو اور یہہ خدا کی نسبت بھی صحیح ہی کیونکہ خدا کے کلام سے بیان اور عالم کی پیدایش سے عیاں ہی کہ وہ قادر اور عالم اور حاکم اور زمین و آسمان کا پیدا کرنیوالا ہی + باقی آیندہ

سکندر اور سپاہی کی نقل

سکندر شاہ کی بابت نقل ہی کہ اُسکو ایک سپاہی کی خبر ملی جسنے کسی وقت نامردی دکھائی تھی۔ اُسے بلاکر بادشاہ نے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہی۔ وہ بولا کہ میرا نام سکندر ہی۔ یہہ سنکر بادشاہ نے اُسپر سرزنش کی کہ تو نے میرا ہمنام ہوکر رسوائی اور بیعزتی کے کام کئے اور اُس سے کہا کہ تو اپنے نام کو یا اپنے بُرے کام کو بدل ڈال۔

کیا مسیحیوں کو لازم نہیں کہ اُس بزرگ و پاک نام کی جو اُنکا رکھا گیا یاد رکھیں اور اُسکی جو گنہگاروں سے جدا ہی بیحرمت کرنے سے ڈریں۔ ای بھائیو ہمارے نام سے مراد ہی کہ ہم اُس مسح کئے ہوئے سے یعنے مسیح سے علاقہ رکھتے اور جیسا وہ ویسے ہی ہم بھی مسح کئے گئے۔ جنہوں نے اپنے پر یہہ نام لیا کیونکر گناہ کرکے مسیح کی رسوائی اور بیحرمتی کریں۔

اخبارات مُلکی و ولایتی

لاہور ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب لاہور سے لکھتے ہیں کہ بابو کیشپ چندر سین صاحب سرگروہ فرقہ برہمو سماج یہاں پر آئے ہوئے تھے۔ ۱۸ ماہ حال کو برہمو سماج کے مندر میں آٹھ بجے رات کے ایک لکچر دیا۔ مضمون یہہ تھا۔ کہ انسان کس طرح سے خدا سے مل سکتا ہی خدا سے ملاپ۔ جسکو بہت عمدہ طور سے بیان کیا۔ بابو صاحب موصوف زبان انگریزی بہت فصاحت کے ساتھ بولتے ہیں یہہ لکچر گھنٹے سے کچھ زیادہ رہا۔ اور لوگ بہت خوش ہوئے۔ ایسا کہ اُنکے لکچر دیتے وقت پانچ چھہ دفعہ تالی بجائی۔ لکچر کے آخر میں وہ لاہور سے چلے جانیکا حرف زبان پر لائے جس پر ایک یوروپین نے ایکدن اور رہجانیکے لئے کہا جسکو بابو صاحب نے مان لیا اور پھر دوسرے دن شام کے ساڑھے آٹھ بجے فری میسن ہال میں لکچر دیا۔ اِس لکچر کے سُننے کیلئے بہت یورپین بھی آئے۔ اور شہر کے لوگ بھی بہت تھے۔ پر چونکہ کوئی خاص مضمون مقرر نہیں کیا ہوا تھا۔ تو پہلے بابو صاحب موصوف نے کچھ اپنے مذہب کے اصول بتلائے۔ پھر بیان کیا۔ کہ انگریز لوگو نکو چاہیئے۔ کہ ہندوستانیوں کو حقیر نہ سمجھیں۔ اور کہ ہندوستانیونکو بھی ہمیشہ سرکار کی نمک حلال رعیت رہنا چاہیئے۔ پھر کہ اِس ملک میں عورتوں کی بڑی بیعزتی ہوتی ہی اُسکو رفع کرنا چاہیئے۔ پھر جدھر جدھر خیال آیا۔ کہتے گئے۔ پر یہہ لکچر اُس پہلے لکچر کے برابر کچھ مؤثر نہیں تھا۔ سبب اسکا بیان کرتے ہیں کہ چونکہ کوئی مضمون مقرر نہیں تھا۔ تو اسلئے وہ کچھ سوچکے نہیں آئے تھے۔ تو اسی باعث سے جو کچھ بر سر موقعہ اُن کے دل میں آیا۔ بیان کرتے گئے۔

کانپور۔ کانپور کے باشندہ بھی شاہزادۂ ویلز کی تشریف آوری کی نسبت خوشی ظاہر کرتے ہیں اور لوگوں سے پیچھے نہیں ہیں کیونکہ ہم کو معلوم ہوا کہ شاہزادۂ ممدوح کی تشریف آوری کے یادگار میں ایک ہسپتال اور ایک کُتب خانہ قایم کیا جائیگا منہ

برمہا کی ریل۔ ہمنے سنا ہی کہ شاہ برہمانے ریلوے سڑک بنانے کا ٹھیکہ اٹلی کے لوگوں کو

دیا ہے اور ٹھیکہ داروں میں سے ایک کا نام اوور یتو صاحب اور دوسرے کا بریلی صاحب ہی۔

قتل مدراس میں ۲۰ ماہ گذشتہ کو ایک عجیب طور پر واردات قتل کی ظہور میں آئی یعنے یہہ کہ تعلقہ دورا کا ایک محرر کچہری کا کام بند کرکے اپنے گھر کو جاتا تھا راستہ میں کچہری کے دروازہ سے چالیس فٹ سے کم فاصلہ پر ایک شخص غضب آلود نگاہ سے دیکھتا ہوا اُسکو ملا اور تحکمانہ اُسے دریافت کیا کہ تمنے وہ روپیہ واپس کیوں نہیں کیا جو ایک مقدمہ میں تمکو پیشگی دیا گیا ہی۔ محرر نے جواب دیا کہ مجھسے بالا دست ایک اور عہدہ دار ہی اس توقف کی ذمہ داری اُسکی متعلق ہی ابھی اُسکی گفتگو ختم نہ ہوئی تھی کہ اُس غضبناک فریادی نے محرر کے سینہ میں بہت زور سے ایک خنجر جو اُسکے ہاتھ میں تھا مارا وہ خنجر جگر سے وار پار نکل گیا۔ محرر نے چلا کر کہا کہ مجکو مار ڈالا مار ڈالا کسی شخص نے بلکہ اُن محرروں نے بھی جو کچہری کے اندر کام کر رہے تھے اور نہ اُس چپراسی نے جو اُس محرر کے ہمراہ جاتا تھا کسی قسم کی مدد کی۔ قاتل چند قدم تک بھاگتا چلا گیا اور بعد اُسکے پولیس کے ایک سپاہی نے جو اُسوقت اتفاقیہ راستہ میں کھڑا ہوا تھا گرفتار کرنا چاہا مگر سپاہی مذکور اُسکے ہاتھ میں ہتھیار دیکھ کر ڈر گیا بعد اسکے وہ شخص اُس سنتری کے پاس جو خزانہ کے پہرہ پر تھا دوڑ گیا مگر نہ تو اُسنے اور نہ اُسکے رفیقوں نے جو اندر تھے اُس قاتل کو گرفتار کیا آخر اُسنے اپنا خنجر نیچے رکھکر کہا کہ مجکو حوالات میں دیدو۔ سچ ہی کہ مارتے کے آگے کوئی نہیں آتا +

مٹی کا تیل ملک جاپان میں ایک قطعہ زمین کا دریافت ہوا ہی جسمیں سے تیل نکلتا ہی۔ چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ ایک کاشتکار نے موضع کورواگو واقع ضلع اچیگو میں ایک کنوا کھدوایا تھا پس اُسنے پندرہ کنوے اور کھودے اور اُنمیں سے تین کنوئیں بکثرت مٹی کا تیل نکلتا ہی۔

مسٹر شا صاحب آخیر ماہ گذشتہ میں مسٹر شا صاحب ایجنٹ تجارت یارقند بھی براہ بارہ مولا تہفت فرما کوہ مری ہوئے۔ وقت روانگی صاحب ممدوح گیارہ فیر توپ سلامی کے سر ہوئے اور سپاہ صف بستہ نے جو اُسوقت تھی سلامی آف آرمز کی اُتاری۔ مرزا عزیز الدین صاحب نایب وزارت شہر خاص از طرف سری سرکار والے جموں وکشمیر برائے اہتمام رسد رسانی وغیرہ مقام شادی پور تک ہمرکاب صاحب موصوف گئے تھے اور ایک معتبر سرکار جموں کا گوہاں کے پڑاؤ تک بھی گیا ہی +

لنڈن ۲۲ اکتوبر کو دفتر ریاست ہائے خیر میں ایک پیغام تار برقی مورخہ ۱۰ تاریخ مقام شنگھی سے مسٹر ویڈ صاحب کا اس مضمون کا آیا ہی کہ چین سے جو اقرار لیا گیا ہی وہ یہہ ہی کہ چین والے انگلستان میں جاویں اور بادشاہ کی طرف سے ایک خط لیجاویں جسمیں ظلم یونان کی نسبت معافی مانگی جاوے اور برہما کی راہ سے جو مشن واسطے تحقیقات کے یونان کو بھیجا جاوے اُسکو بحفاظت گذرنے دیا جاوے۔

کمشنر رسٹ کو ہدایت ہوئی ہی کہ تجارت ممالک غیر پر جو محصول لگتا ہی اُسکی مفصل رپوٹ کرے اور گورنمنٹ چین نے اقرار کیا ہی کہ جب تحقیقات ختم ہو جاویگی ایک لایق چینی افسر انگریزی افسر کی صلاح و مشورہ سے برہما و چین کی سرحد کی تجارت کا قانون ترتیب دی۔

اور ایک فرمان جاری ہوا ہی جسمیں صوبوں کے حاکموں کو عہدنامہ کے شرایط پر متوجہ کیا گیا ہی اور اُسمیں مسٹر مارگری صاحب کے قتل کا بھی ذکر ہی کہ جس کے سبب سے کمیشن تحقیقات مقرر ہوئی ہی۔ مسٹر ویڈ صاحب ایک ہفتہ میں پیکن کو جاوینگے +

فساد کا خوف ایک اخبار میں لکھا ہی کہ بھیل لوگوں کو ایک گروہ نے ترغیب دی ہی کہ مہاراجہ گیکوار کی غیر حاضری میں بروده پر حملہ کیا جاوے۔

راجہ لنڈھورہ شعلہ طور میں لکھا ہی کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے یہہ حکم صادر فرمایا ہی کہ جن شخصوں نے مہاسنگھ فرضی راجہ لنڈھورہ کو اس بات کی ترغیب دی کہ اپنے آپکو راجہ لنڈھورہ ظاہر کرے اور عوام کو دغا دے وہ گرفتار کئے جاویں چنانچہ ایسے شخص کہ جنھوں نے ترغیب دی تھی سات آدمی ہیں مگر مجرم اصلی بھاگ گیا اور روپوش ہی۔ جملہ اشخاص مغوی فریبی کہ جنھوں نے ترغیب دی تھی اور سہارنپور میں چند عرصہ تک گوجروں کو حیرانی و پریشانی میں رکھا تھا سخت مجرم قرار دئے جانے چاہیں۔ یہہ گورنمنٹ کا عین انصاف ہی کہ جو شخص ایسے اغوا کے مجرم ثابت کئے جاویں اُنکو سزائیں دے۔

چین خبر تار برقی آمدہ شنگھی واقع چین سے دریافت ہوا کہ گورنمنٹ چین سے ایک حکم جاری ہوا ہے

کہ انگریزوں کے ساتھ مناسب طور سے برتاؤ کیا جایا کرے۔ لیکن مفسدوں کو سزا دینے کے باب میں ہنوز کوئی امر طے نہیں ہوا اور اُسکے طے ہونے میں بھی اشتباہ ہی۔

انسداد قماربازی۔ بنگالہ۔ ممالک مغربی۔ پنجاب ان تینوں گورنمنٹوں نے باتفاق باہمی قماربازی اور چھٹی ڈالنے کے طریق اور قمارخانوں کے بند کرنے کا ارادہ کیا ہی اول گورنمنٹ بنگال نے گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے اس باب میں امداد چاہی اور اب گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے گورنمنٹ پنجاب سے اس باب میں تحریک کی ہی۔

درحقیقت گورنمنٹ ہند اہلیان ہند کیواسطے بہتری و بہبودی کے لئے عمدہ عمدہ تدابیر سوچتی رہتی ہی۔ اگر قماربازی و چھٹی ڈالنے کا طریقہ جو یہہ بھی دراصل قماربازی ہی بند ہو جاوے تو ہار جیت کے صدمہ کے نام سے ہندوستانی چھوٹیں +

امرتسر اس شہر کی ہوا کا حال بدستور ہی کچھ کمی نہیں چنانچہ ہفتہ گذشتہ میں دو سو بچاسے آدمی مختلف مرضوں کے سبب فوت ہوئے جنمیں ایکسو چھیاسٹھ صرف تپ کے صدمہ سے مرے۔

مس کارپنٹر بمبئی کے علاقوں میں مستورات کی دنیاوی تعلیم کا سلسلہ جاری کر رہے ہیں۔

مذہبی فرقوں کا شمار بودہ چالیس کروڑ چھپن لاکھ عیسائی اُنتالیس کروڑ بانوے لاکھ۔ مسلمان دو کروڑ بیالیس لاکھ۔ ہندو ستر کروڑ بیالیس لاکھ یہودی بچاس لاکھ۔ بت پرست گیارہ کروڑ دس لاکھ۔

اس شمار سے معلوم ہوتا ہی کہ یہودی سب سے کمتر انکی حالت میں...

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

۲۴ر اکتوبر ۱۸۷۵ء

تبدل ڈبلیو او کلارک صاحب اسسٹنٹ کمشنر کانگڑہ سے ضلع سیالکوٹ کو تبدیل ہوئے۔

رخصت پنڈت بہاشنکر راو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی نے ۴۹ دن کی رعایتی رخصت ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء سے حاصل کی +

اختیارات رجب علی بہادر خان جھمبروالا منصف راولپنڈی کو حسب دفعہ ۳۔ ایکٹ ۱۴ ۱۸۷۵ء تحصیلدار کے کامل اختیارات متذکرہ دفعہ ۵ ایکٹ ۱۹ ۱۸۶۵ء واسطے تجویز اور فیصل کرنے ہر قسم کے مقدمات کی جو مالیت یا تعداد میں تین سو روپیہ سے زیادہ نہ ہوں تفویض ہوئے +

تقرر۔ لالہ رام سہائے صاحب تحصیلدار جہلم ۱۴ اکتوبر ۱۸۷۵ء سے قایمقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع فیروزپور مقرر ہوئے +

تقرر میجر ای ایچ سی سیمرٹ صاحب بجائے کرنیل میکنوی صاحب جو ملازمت سرکاری سے برطرف ہو گئے ہیں ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء سے مستقل مجسٹریٹ چھاونی پشاور مقرر ہوئے مگر کرنیل جے ڈبلیو ایف مین صاحب کمشنر کے رخصت سے واپس آنے تک قایمقام مجسٹریٹ راولپنڈی رہینگے +

تبدل کپتان ڈبلیو جے پارکر صاحب اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ سے ضلع شملہ کو تبدیل ہوئے اور سب ڈویژن کسولی کے اہتمام پر تعینات کئے گئے +

تبدل مسٹر سی پی برڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ سے ضلع شملہ کو تبدیل ہوئے +

مسٹر جی آر بیلی صاحب نے ۲۴ر اکتوبر ۱۸۷۵ء کو فرلو رخصت سے بمبئی میں واپس آنے کی رپوٹ کی اور ضلع لاہور میں تعینات کئے گئے +

پولس ابراہیم خان خان بہادر جو بذریعہ حکم نمبری ۱۴۸۱ مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۸۷۵ء ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس مقرر ہوئے تھے وہ دوم جماعت درجہ دوم میں قایمقام کام انجام دینگے۔

لودیانہ ہفتہ ہذا میں کہیں کہیں زکام کی شکایت ہی و دیگر امراض وغیرہ کا نام و نشان بھی نہیں ہی۔

ابکی دیوالی میں قماربازی بالکل ہونے نہیں پائی بتوجہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس قماربازی کا انسداد قرار واقعی ہو گیا ہی اسکا انسداد عین مصلحت ہی کیونکہ قماربازی کے بدولت قمارباز بہت سے جرموں کا مرتکب ہوا کرتا ہی یہاں تک کہ خودکشی سے بھی نہیں ڈرتا اور اکثر ہمنے سنا ہی کہ فلاں شہر میں فلاں قمارباز مال ہار افیون کھا کر مر گیا یا فلاں قمارباز اپنی عورت کو مار زیور اُتار جوئے میں ہار خود زہر کھا مرا۔ اسواسطے اب ہر شہر ہر ریزیڈنسی کے حکام نے قماربازی کے انسداد کیطرف توجہ کی ہی ہمکو امید ہی کہ گورنمنٹ ہند کی توجہ سے انسداد ہو جاویگا۔

ہمارے کارخانہ سے چند کتب چوری گئی تھیں جو پولیس کی کوشش سے جگرانوں سے دستیاب ہو گئیں مقدمہ زیر تجویز ہی۔

اگر پنساریوں کو یہہ ہدایت ہو جاوے کہ جو شخص ردی میں نئی کتاب یا سفید کارآمد کاغذ ردی کے نرخ سے فروخت کرے اُسکو فوراً کوتوالی میں پیش کیا جاوے

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویریصاحب کے چھپا

